جس نے اپنے مطلب کے لئے دوستی کی، اس سے کیسا رویہ رکھا جائے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مجھ سے ایک شخص نے صرف اپنے مطلب کے لیے دوستی کی، جب اس کا مطلب پورا ہوگیا، تو اس نے مجھ سے تعلق ختم کر دیا اور جاتے ہوئے اس نے کہا کہ اس نے دوستی صرف اپنے کام کی غرض سے کی تھی۔ اس کے باوجود میں اسے اپنا سچا دوست مانتا تھا، اب اس کے ساتھ مجھے کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟ اگر وہ دوبارہ دوستی کرے تو اس سے دوستی کرنی چاہیے یا اس سے بالکل علیحدگی اختیار کر لینی چاہیے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دوست دیکھ کر بنانا چاہیئے کہ اس کے اخلاق، عادات اور بالخصوص دینی معاملات کیسے ہیں نیز وہ سنی صحیح العقیدہ ہے یا نہیں۔ تاہم پوچھی گئی صورت میں دوبارہ دوستی کرنا ضروری نہیں ہے، البتہ مسلمان کو ضرورت ہو تو رضائے الہی اور ثوابِ آخرت حاصل کرنے کی نیت سے اس کی مدد کرنے سے ثواب ملے گا۔ نیز قطع تعلقی یا بات چیت کرنا بند نہ کی جائے کہ یہ درست نہیں۔ دوست بنانے یا نہ بنانے کا آپ کو اختیار ہے۔

اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: (خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ) ترجمۂ کنز الایمان: ”اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (سورۃ، اعراف، آیت 199)

کتاب جہنم میں لے جانے والے اعمال میں تفسیر درمنثور کے حوالے سے ہے: ”اس آیتِ مبارکہ کے نزول کے بعد حضور نبیٔ کریم، رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس سے مراد یہ

ہے کہ جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے جوڑو اور جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو۔" (جہنم میں لے جانے والے اعمال، مترجم، جلد 1، صفحہ 268، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2099

تاریخ اجراء: 05رجب المرجب1446ھ/06جنوری2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net